دارالافتاء

مولانا عزیز زبیدی
منڈی واربرٹن (شیخوپورہ)

خارج از نماز کا امام کو لقمہ دینا؟

جناب محمد دین صاحب چک ۴۲۱۔ ای بی ضلع وہاڑی سے لکھتے ہیں:

"کیا غیر مصلّی (خارج از نماز) امام جماعت کو لقمہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ — کتاب وسنت کی روشنی میں جواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں!

الجواب: کوئی کہیں ہو، امام کو لقمہ دے سکتا ہے — بلکہ ہر نمازی لقمہ لے سکتا ہے نماز میں غلط پڑھ ہو جانا یا رک جانا اور بھول جانا، ایک ایسا امر ہے جو اس امر کا متقاضی ہے کہ اس کو درست کیا جائے۔ اگر کوئی اس جذبہ سے لقمہ دیتا یا لیتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟ یہ بات "تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" کی نوعیت رکھتی ہے۔

صبح کا وقت ہے، صحابہ کرامؓ مسجد قباء میں نماز پڑھ رہے ہیں، ایک صحابیؓ نے آکر ان کو اطلاع دی کہ قبلہ بدل گیا ہے، چنانچہ وہیں انہوں نے نماز کی حالت میں بیت اللہ کی طرف رُخ کر لیا:

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَ النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ" (بخاری باب ما جاء فی القبلۃ)

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس سے اس امر کا جواز نکلتا ہے کہ غیر نمازی نمازی کو بتائے اور وہ اس کی سنے:

"وَفِيْهِ جَوَازُ تَعْلِيْمِ مَنْ لَيْسَ فِي الصَّلٰوةِ مَنْ هُوَ فِيْهَا وَاَنَّ اسْتِمَاعَ الْمُصَلِّيْ لِكَلَامِ مَنْ لَيْسَ فِي الصَّلٰوةِ لَا يُفْسِدُ

صَلٰوتَہٗ" (فتح الباری ص ۲۵۲)

امام شوکانی لکھتے ہیں کہ امام کو لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے،

"وَالْاَدِلَّۃُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّۃِ الْفَتْحِ مُطْلَقًا" (نیل الاوطار ۲۴۶)

فرمایا کہ اگر اس کے لیے اور کوئی دلیل نہ ہوتی تو بھی "تعاون علی البر والتقویٰ" کافی ہوتا:

"فَلَوْ قَدَّرْنَا عَدَمَ وُرُوْدِ دَلِیْلٍ یَدُلُّ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّتِہٖ لَکَانَ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی" (السیل الجرار ۲۴۵)

(۲)

تشہد میں شامل ہونے والے کی نمازِ جمعہ؟

دائرہ دین پناہ (ضلع مظفر گڑھ) سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ایک مسلمان نمازِ جمعہ میں حالتِ تشہد میں جماعت کے ساتھ مل جاتا ہے، کیا اس کی نماز ادا ہو جائیگی؟"

الجواب:

ایک قول یہ ہے کہ نمازِ جمعہ شمار نہیں ہوگی، اب اس کو ظہر کی چار رکعتیں ادا کرنا ہوں گی، اس سلسلے میں مرفوع روایات تو تسلی بخش نہیں ہیں، البتہ موقوف آثار اس کے بارے میں بالکل واضح ہیں کہ ایک رکعت پالی تو جمعہ ہو گیا، ورنہ ظہر ادا کی جائے:

"قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ اِلَیْھَا اُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ یُدْرِکِ الرُّکُوْعَ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا"

(ابن ابی شیبۃ ص ۱۲۸، ۲۹)

وَکَذَا قَالَ الْاَسْوَدُ وَالشَّعْبِیُّ (ایضاً ص ۱۲۹) وَھٰذَا قَوْلُ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ (ایضاً ص ۱۳۰)

اہل حدیث علماء کا بھی یہی نظریہ ہے۔

دوسرا قول یہ ہے: کہ جو شخص تشہد میں مل جاتا ہے وہ دو ہی رکعتیں پڑھے، یعنی اس کا جمعہ ہو گیا،

"عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ اَدْرَکَ التَّشَھُّدَ فَقَدْ